© rasailojaraid.com

مسافرانِ آخرت

ادارہ

حضرت مولانا بشیر احمد حصاریؒ کا سانحہ ارتحال:...... 21 ذی الحجہ 1434ھ، 17 اکتوبر 2013ء بروز اتوار عالم با عمل اور متعدد تحقیقی کتابوں کے مصنف مولانا بشیر احمد حصاری راہی ملکِ عدم ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ 1934ء میں مشرقی پنجاب انڈیا کے راجپوتانہ زون ضلع حصار کے گاؤں ہڑولی میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن مجید اور ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی، اس کے بعد گھر کے قریبی اسکول میں تین جماعتیں پڑھیں، اسکے بعد دینی علوم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوئے، قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاول نگر اور مدرسہ صادقیہ عباسیہ میں مشکوٰۃ تک تعلیم حاصل کی، دورہ حدیث کے لیے جامعہ خیر المدارس ملتان کا ارادہ کیا، لیکن مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ کے دارالعلوم ٹنڈوالہ یار ہجرت کی بنا پر آپ بھی دارالعلوم ٹنڈوالہ یار تشریف لے آئے اور 1950ء میں دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی۔

آپ نے جن حضرات سے کسب فیض کیا ان میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، محدث العصر حضرت بنوریؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلویؒ، حضرت مولانا عبدالرشید نعمانیؒ جیسے اساطین علم شامل ہیں۔ آپ زندگی بھر درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف سے بھی منسلک رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوب ملکہ عطا فرمایا تھا خصوصاً دفاعِ صحابہؓ اور ان کی صحیح تاریخ بیان کرنے میں آپ امام مانے جاتے تھے۔ آپ کے شاہ کار قلم سے دسیوں کتابیں وجود میں آئیں، جن میں سے کچھ شائع ہو چکی ہیں اور کچھ اشاعت کی منتظر ہیں۔

21 ذی الحجہ 1434ھ کو آپ کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ 22 ذی الحجہ بروز پیر مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ آپ نے سوگواران میں 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں اور ہزاروں شاگرد چھوڑے ہیں۔

☆......☆......☆

حضرت مولانا ظاہر شاہ صاحب کی رحلت:...... 13 محرم الحرام 1435ھ، 18 نومبر 2013ء بروز پیر دارالعلوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کراچی کے قدیم استاذ حضرت مولانا ظاہر شاہ صاحب طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد 86 سال کی عمر میں انتقال فرماگئے ۔اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ 1946ء میں ضلع چترال کے گاؤں دیر میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم وتربیت گھر اور گاؤں کے تعلیمی اداروں میں ہوئی، مزید دینی تعلیم کے لیے دارالعلوم سرحد میں داخلہ لیا اور مولانا محمد امیر بجلی گھرؒ کی شاگردی سے مستفید ہوئے، 1963ء میں ملک کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم کراچی میں داخلہ لیا اور 1970ء میں دورہ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی۔فراغت کے بعد مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی صاحبؒ کی زیر نگرانی تخصص فی الفقہ کیا۔تعلیم سے فراغت کے بعد دارالعلوم میں ہی تدریسی خدمات انجام دینا شروع کیں اور تادمِ آخر یہ خدمات نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔تدریس کے ساتھ ساتھ آپ دارالعلوم کراچی کے دارالاقامہ کے ناظم بھی رہے۔آپ نے جن علماء سے استفادہ کیا ان میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی صاحبؒ،حضرت مولانا سحبان محمودؒ،حضرت مولانا رعایت اللہؒ،حضرت مولانا اکبر علیؒ،حضرت مولانا مفتی رشید احمدؒ اور حضرت مولانا شمس الحقؒ جیسے حضرات شامل ہیں۔آپ کے شاگردوں میں ہزاروں علماء ہیں جو مختلف جہتوں سے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ طویل عرصہ سے ذیابطیس کی موذی بیماری میں مبتلا رہے،گذشتہ رمضان آپ پر فالج کا حملہ ہوا،جس سے کافی حد تک روبہ صحت تھے،بروز اتوار 12 محرم 1435ھ آپ کو فالج کا دوسرا حملہ ہوا،جس سے آپ کے دماغ کی رگ پھٹ گئی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔آپ کی نماز جنازہ مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نے پڑھائی اور دارالعلوم کے قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

☆......☆......☆

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کی وفات :......صوبہ سندھ کے ممتاز عالم دین،جامعہ دارالعلوم ہاشمیہ سجاول کے شیخ الحدیث،وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے رکن مولانا عبدالغفور قاسمی اپنی 73 سالہ فانی زندگی کا سفر پورا کر کے مورخہ 20 محرم 1435ھ/ 25 نومبر 2013ء بروز پیر خالق حقیقی سے جاملے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

1942ء میں مولانا محمد قاسم میمن کے گھر آپ کا اس دنیائے فانی میں ورود مسعود ہوا۔دارالعلوم ہاشمیہ سجاول میں دینی تعلیم کا آغاز کیا،درمیان میں جامعہ اشرف العلوم گوجرانوالہ اور مدرسہ انوریہ حبیبیہ میں بھی تعلیم حاصل کی،دورہ حدیث کے لیے ملک کی ممتاز دینی ادارے جامعہ بنوری ٹاؤن کا رُخ کیا۔جن حضرات سے آپ نے استفادہ کیا ان میں محدث العصر حضرت بنوریؒ،حضرت مولانا عبدالخالقؒ،حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ،حضرت مولانا مفتی ولی حسنؒ،حضرت مولانا ادریس میرٹھیؒ جیسے اہل علم شامل کا نام نمایاں ہے۔آپ نے متنوع دینی خدمات انجام دیں جن میں مذہبی،رفاہی اور سیاسی خدمات نمایاں ہیں،خصوصاً ختم نبوت کی پاسبانی اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے کی جانے والی خدمات ناقابل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فراموش ہیں۔آپ نے سجاول، بدین اور ٹھٹھی وغیرہ میں سینکڑوں مساجد و مدارس تعمیر کروائے۔آپ سے ہزاروں طلبہ نے استفادہ کیا جو سندھ، خیبر پختونخواہ، اور بلوچستان میں موجود ہیں۔آپ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن تھے اور آپ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی، مختلف امور میں آپ کی آراء کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا

آپ شوگر کے مریض تھے۔کئی بار مختلف عوارض کی بنا پر آپریشن کے مراحل سے گذرنا پڑا لیکن آپ نے ہمت اور صبر کے ساتھ تمام مراحل کو برداشت کیا، آخری بار گلے کے آپریشن کے سلسلے میں ہسپتال گئے اور داعی اجل کو لبیک کہا۔

☆......☆......☆

حضرت مولانا عبیدالرحمٰن صاحب کا سانحہ ارتحال:......24 محرم الحرام 1435ھ،29 نومبر 2013ء کو سوات کے مشہور عالم مولانا عبیدالرحمٰن صاحبؒ بھی مسافرانِ آخرت کی فہرست میں شامل ہو گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ کا تعلق سوات کے مشہور و معروف علمی خانوادے سے تھا۔آپ کے والد محترم گھڑئی بابا جی سوات کی مشہور علمی اور روحانی شخصیت ہیں، جبکہ آپ کے چھوٹے بھائی شیخ بارک اللہ کا شمار بھی علمی اور روحانی شخصیات میں ہوتا ہے۔آپؒ جمعیت علماء اسلام کے رہنما تھے اور سوات میں آپ کے ارادت مندوں اور چاہنے والوں کا ایک وسیع حلقہ تھا۔

آپ کی وفات سے اہلیان سوات ایک علمی، مذہبی اور سیاسی رہنما سے محروم ہو گئے۔

☆......☆......☆

حضرت مولانا غلام ربانی صاحبؒ کا انتقال:......مردان کی معروف علمی شخصیت حضرت مولانا غلام ربانی صاحب المعروف محب بابا جی 9 اکتوبر 2013ء طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

1917ء میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ مردان اور صوابی میں حاصل کی اور دورہ حدیث کے لیے مظاہر علوم سہارنپور تشریف لے گئے اور سند فراغ حاصل کی۔آپ نے جن اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے ان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ، حضرت مولانا نصیرالدین غور غشتوی، مولانا سمندر خان صاحبؒ، مولانا عبدالقیوم صاحبؒ (المعروف بخاری ثانی) جیسے حضرات شامل ہیں۔آپ نے فراغت کے بعد درس و تدریس کے شعبہ کو اختیار فرمایا اور مردان میں ایک دینی ادارہ "دارالعلوم ربانیہ فریدیہ" کی بنیاد رکھی۔

آپ کافی عرصہ سے علیل تھے، بالآخر 9 اکتوبر 2013 کو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا، آپ کی نماز جنازہ مردان میں ادا کی گئی، جس میں ایک جم غفیر نے شرکت کی۔

☆......☆......☆

ادارہ وفاق ان تمام حضرات کی وفات پر ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی مغفرت فرمائے اور ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔آمین.........................☆☆

© rasailojaraid.com